کیا صرف بیچنے کے لئے لگائی جانے والی فصل پر عشر واجب ہوتا ہے؟

مجیب: مولانا عابد عطاری مدنی

فتوی نمبر: Web-1144

تاریخ اجراء: 11 ربیع الثانی 1445ھ/31 اکتوبر 2023ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

زمینی پیداوار پر عشر واجب ہوتا ہے یا وہ پیداوار جس سے زمین کا نفع حاصل کرنا مقصود ہو۔ سوال یہ ہے کہ گھر کی زمین میں بھی کچھ چیزیں لگاتے ہیں جس سے زمینی پیداوار حاصل کرنا مقصود ہوتا ہے، کیا اس پر عشر واجب ہوگا؟ نیز کیا عشر صرف اس پیداوار پر واجب ہوگا جس کو بیچ کر نفع اٹھایا جائے؟

بِسۡمِ اللہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِكِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَ الصَّوَابِ

گھر میں اُگائی چیزوں پر عشر واجب نہیں۔ مگر اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ عشر صرف اس پیداوار پر لازم ہو گا جس کو بیچنا ہو۔ شرعی حکم یہ ہے کہ زمین کا نفع حاصل کرنے کے لیے خود فصل کاشت کی یا اسی نیت سے زمین کو خالی چھوڑ دیا تو ان دونوں صورتوں میں عشر یا نصف عشر دینا لازم ہو گا۔ خواہ اس سے حاصل شدہ پیداوار کو بیچنا مقصود ہو یا صرف گھر، خاندان میں استعمال کے لیے اگایا ہو یا جانوروں کو کھلانے کے لیے چارہ اگایا ہو۔

علامہ شامی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں: "**فلو استنمی ارضه** بقوائم الخلاف وما اشبهه او بالقصب **او الحشیش** و کان یقطع ذلک ویبیعه **کان فیه العشر،** غایة البیان ومثله فی البدائع وغیرھا، قال فی الشرنبلالیة **وبیع مایقطعه لیس بقید ولذا اطلقه قاضیخان**" ترجمہ: لہذا اگر اپنی زمین میں بید یا نرکل یا گھاس وغیرہ اگایا اور اسے کاٹ کر بیچتا ہے تو اس میں عشر واجب ہے، اور اسی کی مثل کلام بدائع الصنائع وغیرہ میں ہے، شرنبلالیہ میں فرمایا کہ کاٹی ہوئی چیز کو بیچنا شرط نہیں اسی وجہ سے فتاوی قاضی خان میں اسے مطلق رکھا۔ (ردالمحتار، کتاب الزکاۃ، باب العشر، جلد 3، صفحہ 316، مطبوعہ: کوئٹہ، ملتقطا)

گھر کی پیداوار میں عشر نہ ہونے سے متعلق مجمع الانہر میں ہے: "ولا شيء في الدار ولو لذمي لأن عمر رضي اللہ تعالی عنه قال المساکن عفو" ترجمہ: اور گھر کی پیداوار میں کچھ واجب نہیں اگرچہ گھر ذمی کا ہو کیونکہ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا گھر کی پیداوار معاف ہے۔(مجمع الانہر، کتاب الزکاۃ، باب زکاۃ الخارج، جلد1، صفحہ323، مطبوعہ: کوئٹہ)

در مختار میں ہے:"ولا شيء في عين دار" ترجمہ: اور گھر کے اندر اگائی جانے والی چیزوں میں کچھ واجب نہیں۔

اس کے تحت ردالمحتار میں ہے:"لأن عمر رضي اللہ تعالی عنہ جعل المساكن عفوا وعليه إجماع الصحابة ولأنها لا تستمنى ووجوب الخراج باعتباره" ترجمہ: کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے گھر کی پیداوار کو معاف قرار دیا اور اسی پر صحابہ کرام علیہم الرضوان کا اجماع ہے نیز یہ بھی وجہ ہے کہ اس سے زمین کا نفع حاصل کرنا مقصود نہیں ہوتا اور عشر و خراج کا تعلق اسی سے ہے۔(درمختار مع ردالمحتار، کتاب الزکاۃ، باب العشر، جلد3، صفحہ320، مطبوعہ: کوئٹہ)

بہار شریعت میں ہے:"مکان یا مقبرہ میں جو پیداوار ہو، اُس میں نہ عشر ہے نہ خراج۔"(بہار شریعت، جلد1، صفحہ919، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net